سلسلہ مطبوعات

۴۲

حقیقت صاعِ نبوی

صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

عبد الرشید حنیف

www.KitaboSunnat.com

قیمت : ۱۰ روپے

www.KitaboSunnat.com

ادارہ علوم اسلامی سمن آباد جھنگ صدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ مطبوعات

42

حقیقت صاع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

عبدالرشید حنیف

www.KitaboSunnat.com

ادارہ علوم اسلامی سمن آباد جھنگ صدر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب ——— حقیقت صاع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف ——— عبدالرشید حنیف

ناشر ——— ادارہ علوم اسلامی جھنگ صدر

ترتیب ——— ۲ر جولائی ۱۹۸۵ء

مطبع ——— سلطان باہو پریس جھنگ صدر

اشاعت فنڈ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ادارہ علوم اسلامی سرزمین جھنگ میں عرصہ ۱۹۶۷ء سے خالص کتاب وسنت کی تعلیمات کو تصنیف و تالیفات کی شکل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ادارہ کی اساس توکلِ الٰہی پر مبنی ہے۔

ادارہ کی اپنی ذاتی بلڈنگ ہے اس میں دو شعبہ کام کر رہے ہیں۔

۱۔ ادارہ تصنیف و تالیف ۱۹۶۷ء تا ۱۹۸۵ء، اہم کتب و رسائل منصۂ شہود پر آچکے ہیں۔

۲۔ شعبہ القرآن: ۱۹۸۵ء سے تدریسی فرائض ایک حافظ صاحب انجام دے رہے ہیں۔

۳۔ مسجد: درسِ قرآن و درسِ حدیث کا سلسلہ جاری و ساری ہے،

۴۔ ایک علمی اور ادبی لائبریری کا قیام زیرِ غور ہے۔

اپیل دُعاء

قارئین سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لیے سلسلۂ دُعا جاری و ساری رکھیں۔ آمین!

عبدالرشید حنیف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"پس منظر"

حقیقت صاع ۱۹۶۲ء راقم نے ایک کتاب مقبول نماز شائع کی تھی اس میں عیدین کے مسائل کے تحت ص ۳۰ پر صاع حجازی کا وزن "۲ سیر دس چھٹانک ۳ تولہ چار ماشہ" تحریر کیا۔ اس کتاب کے ۱۹۷۲ء تک پانچ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس کتاب میں عید اور راسخ علماء اہل حدیث کی تقریظات شامل ہیں (ان علماء میں حافظ الحدیث حضرت محمد عبداللہ صاحب روپڑی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رح حضرت مولانا عبدالقادر عارف حصاروی کے نام قابل ذکر ہیں۔)

۱۹۸۵ء میں صاع حجازی کے بارے میں استفسارات کا سلسلہ شروع ہوا جس پر میں نے شرعی رائے کو تحریر کر دیا۔ یہ مسئلہ شد ومد سے پھیلا۔ بعض احباب نے صاع حجازی کا وزن سوا دو سیر بیان کیا۔ اس پر احباب نے توجہ دلائی کہ اس موضوع پر ایک تفصیلی کتاب آنی چاہیئے تاکہ تحقیق حق پر عمل کیا جا سکے۔ چنانچہ یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس میں صحاح ستہ، شروحات، محلی ابن حزم، علماء اہلحدیث کے فتاوی جات کا اندراج کر دیا اور اس کے ساتھ ساتھ صحاح ستہ کے اردو متراجم سے استفادہ حاصل کیا گیا مزید برآں علماء اہلحدیث دہلی اور پاکستانی کا عمل اور تحقیقات کا اضافہ شامل ہے۔

استدلال سورۃ یوسف ایت ۷۲ میں صرف ایک بار صواع الملک کا ذکر ہے وہ بھی تول کی شکل میں احادیث صحیحہ میں صاع کا کہیں وزن تک کا ذکر نہیں پایا گیا۔ اس کی وجہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم وزن اہل مکہ کا اد۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ناپ اہل مدینہ کا معتبر ہے۔ پچاس مہاجرین اور انصار صحابہ کرام سے قاضی ابو یوسف رحمہ نے صاع کی تحقیق طلب کی تو ان حضرات نے لبند صاع پیش کیا اسپر قاضی موصوف نے اعلان کیا امر قوی کی بنا پر میں نے قول ابی حنیفہ رح کو در صاع ترک کر دیا اور اہل مدینہ کا صاع معمول بنا لیا۔ اسپر قاضی صاحب نے اس صاع کا وزن کیا جو پانچ رطل اور ثلث رطل سے قدرے کم تھا۔

صاع صحابہ رض صحابہ رض کے پاس صاع حجازی موجود تھا (جیسے اہل پنجاب کے ہاں ٹوپہ اور پڑوپی کے شکل میں ہے)۔ صحابہ اور صحابیات زکوٰۃ، عشر، صدقۃ الفطر اور اپنی قُوت خانہ صاع ہی سے کیا کرتے تھے۔ مقدار صاع کے بارے میں کوئی حدیث واضح نہیں ہے۔ ابن ابی ذئب کا صاع، اس کے بارے میں امام ترمذی اور امام احمد بن حنبل[1] کا قول ہے۔ یہ صاع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ امام بخاری رح نے زکوٰۃ، اور صدقۃ الفطر لفظ صاع استعمال کیا ہے اسی طرح دیگر کتب حدیث صاع کو وزن میں شمار نہیں کیا۔ کیونکہ ..... اجناس میں (کمی وبیشی، وزنی غیر وزنی، ہلکی اور بھاری) ہونے کے باعث صدقات، خیرات، میں وزن کو معیار نہیں بنایا جا سکتا۔ اگر ایسا ہی ہے تو وزن کی ضرورت کیونکر؟ اس کا جواب آسان ہے احتیاط کی شکل میں جہاں "ٹوپہ اور پڑوپی"، کا رواج نہیں ہے۔ تو وہاں ایسا طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اس میں زیادتی کرنا ہوگا

تحقیق حق صاع کا وزن مد / رطل، کی شکل میں جو اختیار کیا گیا ہے مد اور رطل کے تخمینہ میں ارباب لغت اور محدثین کا اختلاف ہے۔ اہل مدینہ کا مسلک تھا کہ ان کے پاس صاع تھا۔ مولانا اشرف الدین دہلوی رحمۃ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود صاع حجازی کا وزن کیا ہے وہ پونے تین سیر کے قریب تھا

مخلصانہ درخواست دانشور اور علماء حق اس کتاب کا بنظر عمیق مطالعہ کریں

[1] امام احمد بن حنبل ولادت سنہ ۱۶۴ھ وفات سنہ ۲۴۱ھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بعدہ جو حق راہ ہے اُسے قبول کرے زندگی نام ہے۔ شریعت کی پابندی کا۔ اس کتاب میں ۱۹۸۵ء تک علماء اہلِ حدیث کا عمل در صدقہ فطر بیان کر دیا جو انہوں نے حدیث کی روشنی میں پایا، شریعت کے مسائل میں اپنی رائے کو دخیل کرنا عقلمندی نہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے بشری تقاضوں کی جھول سے مطلع کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کتاب اللہ و سنّت رسول اللہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق وثیق بخشے۔ (آمین)

پھر کبھی اوراق اسلامیہ پر ملاقات ہوگی۔

والسلام

عبدالرشید حنیف

۲ جولائی ۱۹۸۵ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گلشن نبوت کے دو پھول

○ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المکیال مکیال اهل المدینة والوزن وزن اهل المکة [1] سنن نسائی کتاب الزکوٰۃ

ترجمہ۔ ماپ اہل مدینہ کا اور وزن اہل مکہ کا معتبر ہے۔

صاع۔

○ عن السائب بن یزید کان صاع النبی علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدّاً وثلثاً بمدّکم الیوم وقد زید فیه (کتاب الزکوٰۃ ایضاً تحفۃ الاحوذی ص بحوالہ بخاری باب فرض زکوٰۃ رمضان علی المسلمین (مع اضافہ) فزید فیه فی زمن عمر بن عبدالعزیز تحفہ ص ج ۱ درایہ ص ۲۷۳۔

ترجمہ۔ صاع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مد اور ۱/۳ تھا بعدہ عمر و بن عبدالعزیز کے عہد بڑھایا گیا۔

"ترک تقلید و رجوع الی السنّۃ"

قاضی ابو یوسفؒ حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ تشریف لائے صاع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارباب علم سے دریافت فرمایا۔ ارباب مدینہ نےبیان کیا ہمارا صاع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے۔ موصوف نے عرض کیا کہ تمہارے پاس کیا حجت ہے کہ یہی صاع رسولؐ ہے؟ ارباب مدینہ نے وعدہ کیا کہ صبح ہم آپ کو دلیل پیش کر دیں گے چنانچہ قاضی صاحب کے اپنے بیان کے مطابق پچاس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مہاجرین اور انصار کے شیوخ نے اپنی اپنی چادر کے تحت اپنا اپنا صاع رکھا ہوا تھا ہر ایک نے اسکی سند رسول اللہ ﷺ تک بیان کی تو میں نے ہر ایک کا صاع بغور دیکھ اور اس کا جائزہ لیا تو میں نے سب کے سب کو مساوی پایا" میں نے اس کا اندازہ پانچ رطل وثلث (۵ ۱/۳ رطل) بنقصان یسیر پایا — بعدہ میں نے امر قوی پایا فترکت قول ابی حنیفۃ فی الصاع واخذت بقول اہل المدینہ (ابو حنیفہ[علہ] کا قول در صاع قبول کرلیا یعنی — ابو حنیفہ کا قول چھوڑ دیا اور حدیث کو قبول کرلیا)

۱؎ محلی ابن حزم ج ۵ ص ۲۶۳ باب زکوٰۃ صدقۃ الفطر
بحوالہ عون " ج ۱ ص ۹۸ دار قطنی ص ۱۵۱ بحوالہ بیہقی "

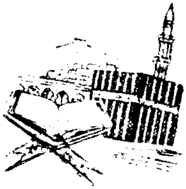

علہ ابو حنیفہ کا قول در صاع چھوڑ دیا اور اہل مدینہ کا قول در صاع قبول کرلیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

صاع در ارباب لغت

صاع] در ارباب لغت ھو مکیال یسع اربعة امدادٍ - الصاع خمسة رطل و ثلثاً او ثمانیة ارطالٍ (۱) الصاع الذی یکال بہ وھو اربعة مدادٍ وجمعہ اصوع قیل ھواناءٌ یشرب فیہ (۲)

المُدّ] مختلفٌ فیہ فقیل ھو رطل و ثلث بالعراقی و بہٖ یقول الشافعی (محمد بن دریس) - و فقھاء الحجاز فقیل رطلان و بہٖ اخذ ابو حنیفہ رحؒ (نعمان بن ثابت زوطی) و فقھاء العراق فیکون الصاع خمسة ارطال وثلثا او ثمانیة ارطال (۳)

فی الاصل ربع الدینار انما قدرہ بہٖ لانہ اقل ما کانوا یتصدقون بہٖ فی العادة - (۴)

المدّ بالضم فی الحدیث] ھو رطل وثلث بالعراقی عند الشافعی واھل الحجاز ھو رطلان عند ابی حنیفہ واھل العراق قیل ان اصل المدّ مقدّر بان یمد الرجل یدیہ فیملأ طعاماً (۵)

۱؎ نہایة ابن اثیر - ج ۳ ص ۶۰ مؤلفہ مبارک بن محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد شیبانی جذری ثم موصلی الشافعی یکنی ابا السعادات و یلقب مجدالدین و یعرف بابن اثیر ۶۰۶ م ۵۴۴ھ - ۲؎ مختار الصحاح ص ۱۴۴ مؤلفہ محمد بن ابی بکر بن عبدالقادر الرازی - ۳؎ نہایہ ص ۶۰ ج ۳ - ۴؎ نہایہ ص ۳۰۸ ج ۴ - ۵؎ نہایہ ص ۳۰۸ ج ۴

۶؎ ولادت ۱۵۰ھ وفات ۲۰۴ھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مکیال وهو رطل وثلث عند اهل الحجاز و رطلان عند اهل العراق (۶)

(۱) **رَطل و رِطل**] بفتح الراء وکسرها اثنتا عشرة اوقیة ج ارطال (۷)

(۲) نصف منّاً والمَنّ وهو رطلان والجمع امنان (۸)

مثقال] المثقال فی الاصل مقدار من الوزن ای شیئٍ کان من قلیل او کثیر والناس یطلقون فی العرف علی الدینار خاصة

ولیس کذالك (نهایه ج ۱ ص ۲۱۷)۔ (۲) ما یوزن به قلیلاً کان او

کثیراً مثقال الشئ وزنه او میزانه ج مثاقیل والمثقال عرفاً

یساوی درهماً ونصف درهم ربّما زاد عن ذالك او نقص (المنجد

عربي ص ۶۹ از لویس معلوف) (۳) مثقال واحد مثاقیل الذهب

مثقال الشئ میزانه من مثله (مختار الصحاح ص ۴۵۲)۔

(۲) **دانق، دَنق**] دَانِق سدس الدینار والدرهم (نهایه ج ۲ ص ۱۳۷) سدس

الدرهم ج دوانق دوانیق والکلمة الفارسیة (المنجد عربي ص ۲۲۴)۔

درهم] الدرهم۔ درهام۔ قطعة من فضة مضروبة للمعاملة والکلمة یونانیه ج دراهم والدرهم عند المولّدین تطلق

علی النّقود مطلقاً (المنجد عربي ص ۲۱۰)۔ درهم۔ فارسی معرب وکسر الهاء

لغة فیه درهام جمع الدرهم۔ دراهم (مختار الصحاح ص ۵۲۴)

دینار] ضرب من قدیم النقود الذهبیّة ج دنانیر (المنجد عربي ص ۲۲۵)

فرق] مکیال یسع ستة عشر رطلاً وهی اثنا عشر مُدّاً۔ او ثلاثة

اصع عند اهل الحجاز وقیل الفرق خمسة اقساط والقسط نصف

صاعٍ واما الفُرْقُ بالسکون مائة وعشرون رِطلاً۔ (نهایه ج ۳ ص ۲۳۶)

---

۶ مختار الصحاح ص ۱۴۲۔ ۷ المنجد ص ۲۶۸۔ ۸

مختار الصحاح ص ۴۶۹ ایضاً ص ۶۱۰۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مکوک] بفتح المیم وضم الکاف الاولیٰ وتشدیدھا وجمعہ مکاکیک لعل المراد بالمکوک ھنا المدّ (صحیح مسلم شرح نووی ج ۱ ص ۱۴۹ باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابۃ)

المَنّ] وھو رطلان والجمع امنان (مختار الصحاح ص ۶۱۰) المنّ کیل او میزان وھو شرعاً ۱۸۰ مثقال وعرفاً ۲۸۰ مثقال ج ۱ منان (المنجد عربی ص ۸۳۷) -

اوقیۃ] (اربعون درھمًا) = اجمع اھل الحدیث وائمۃ اھل اللغۃ علی ان الاوقیۃ الشرعیۃ اربعون درھمًا وھی اوقیہ الحجاز (نووی ج

الاقۃ] نصف الرطل ج اقق ۔ (المنجد ص ۱۲)

تشریح] ص ۱ تا ۲

- صاع دو سیر ۱۰ چھٹانک ۳ تولہ ۴ ماشہ
- رطل ½ سیر

مد پیمانہ وزن ۱۰ چھٹانک ۳ تولہ چار ماشہ

ایک صاع میں چار مد ہوتے ہیں ۔

- درہم ۳½ ماشہ یا مثل چونّی ،

۳۔ عربی اوزان وماپ در لغت اردو

صاع] ٹوپا پنجاب میں اناج ناپنے کا ایک پیمانہ ۔ فیروز اللغات ص ۳۶۳

رطل ۔ آدھے سیر کا وزن ایضًا ص ۵۶۶ ۔

مثقال ۔ ساڑھے چار ماشے کا وزن ایضًا ص ۲۶۴ ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دینار ۔ ایک سونے کے سکے کا نام ہے جو اڑھائی روپے کا ہوتا ہے اور عرب میں چلتا ہے ۔ ایضاً ص ۵۳۶ ۔ دینار سرخ سونے کا سکہ ہے ۔

درھم ۔ (ع) جو چاندی کا ایک سکہ ہے ۔ و درہم ۔ درم (ع) مذکر ایک چاندی کے سکے کا نام مثل چونی (۲) ۲/۱ ۳ ماشے کا وزن (۳) فقہ حنفی میں ہتھیلی کے گہراؤ برابر چوڑا سکہ ۔ ایضاً ص ۴۴۴/ب ۵۰۳ ۔

من ۔ چالیس سیر کا وزن / ہ ف) ۸۰ تولہ یا ۱۶ چھٹانک کا وزن ۔ ایضاً ص ۴۰۵ ۔

دانق ۔ دانگ (ف) چھ رتی کا وزن مثقال درھم کا چوتھا حصہ ۔ کسی چیز کا چھٹا حصہ ۔ ایضاً ص ۴۹۸ ۔

مدو صاع در احادیث صحیحہ

(۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بارک لنا فی صاعنا و بارک لنا فی مدنا ۔ باب حرم المدینۃ مشکوٰۃ ۔ ص ۲۳۹/ج ۱ ۔

(۲) عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعاً من شعیر ۔ صحیح البخاری ۔ ص ۲۰۴/عربی ۔ ج ۔ ۱ ۔

(۳) عن عبداللہ بن زید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا بالمد و یغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد (بلوغ المرام) ص ۸/۱۱ ۔

(۴) عن ابی سعید الخدری یقول کنا نخرج زکوٰۃ الفطر صاعاً من طعام(۱) اوصاعاً من شعیر(۲) اوصاعاً من تمر(۳) اوصاعاً من اقط(۴) اوصاعاً من زبیب(۵) ۔

وفی روایۃ ۔ کنا نخرج فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر صاعاً من طعام قال ابو سعید وکان طعامنا الشعیر والزبیب والاقط والتمر ۔ ایضاً(۱۰) ص ۲۰۵ ۔

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۱) فلما جاء معاویۃ وجاءت السمراء قال ارٰی مدًّا من ھذا یعدل مدین۔ ایضًا صـ ۲۰۴ ۔

فاخذ الناس بذالک فقال ابو سعید فاما انا ازال اخرجه ابدًا ما عشتُ۔ ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ ۔ صـ ۱۶۲ ۔

(۱) فتح الباری شرح بخاری صـ ۳۱۱

اوقیہ :۔ مقدار الاوقیه فی ھذا الحدیث۔ اربعون درھمًا بالاتفاق۔ المراد بالدرھم الخالص من الفضة سواء کان مضروبًا او غیر مضروب۔ قال عیاض ابو عبید، ان الدرھم لم یکن معلوم القدر حتی جاء عبدالملک بن مروان فجمع العلماء فجعلوا کل عشرۃ دراھم سبعه مثاقیل۔ فتح الباری صـ ۳/۱/۳۱۰ ج - ۳ ۔ والصواب ان معنٰی ما نقل من ذالک انه لم یکن شئ من ضرب الاسلام۔ کانت مختلفة فی الوزن بالنسبة الی العدد فعشر مثلًا وزن عشرۃ وعشرہ وزن ثمانیة فاتفق الرأی علی ان تنقش بالعربیة و

---

(۱) بحوالہ السراج الوہاج از نواب صدیق حسن خانؒ قد صرح معاویة بانهٗ رأیٌ راٰہ ولا سمعه من النبیؐ صـ ۲۳۴ ۔ (۲) ابن ماجه صـ ۱۳۲ مع شرح مفتاح الحاجه مؤلفہ محمد بن عبداللہ مطبوعہ ۱۳۹۴ھ۔ (۳) مشکوٰۃ عربی مؤلفہ محمد بن عبداللہ الخطیب باب صدقة الفطر۔ (۴) سنن دارمی صـ ۳۲۹ مؤلفہ ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی ۱۸۱/۲۵۵ھ "باب زکوٰۃ التطوع" (۵) صحیح مسلم باب صدقة الفطر صـ ۱۴ ۔ (۶) ابوداؤد صـ ۱۶۲ ۔ (۷) جمع الفوائد من جامع الاصول وجمع الزوائد صـ ۲۵۴ مؤلفہ محمّد بن محمد سلیمان الفاسی المغربی ۱۰۳۹/۱۰۹۴ھ۔ (۸) سبل السلام صـ ۱۳۷ ج ۲ مؤلفہ محمد بن اسماعیل الکحلانی صنعانی امیر ۱۰۵۹/۱۱۸۲ھ۔ (۹) المستدرک مع التلخیص للذھبی صـ ۴۱۲ ج ۱ = مولف ان نو حوالجات میں امیر معاویہ رضؓ کی رائے کا تذکرہ موجود ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ویصیر وزنها واحداً۔ وقال غیرهم لم یتغیر المثقال فی جاهلیة ولا الاسلام۔

درهم :۔ فاجمعوا علیٰ ان کل سبعة مثاقیل عشرة دراهم ولم یخالف فی ان نصاب الزکوٰة مائتا درهم یبلغ مائة واربعین مثقالاً من الفضة الخالصة۔ الا ابن حبیب اندلسی فانه انفرد بقوله ان کل اهل بلد یتعاملون بدراهمهم، ذکر ابن عبد البر اختلافاً فی الوزن بالنسبة الیٰ دراهم الاندلس وغیرهما من دراهم البلاد۔ خرق المریسی الاجماع فاعتبر النصاب بالعدد لا بالوزن انفرد السرخسی۔

(۲) نووی شرح صحیح مسلم ص ۳۱۵ ج ۱

اوقیه :۔ اجمع اهل الحدیث وائمه اهل اللغة علی ان الاوقیة اربعون درهماً وهی اوقیة الحجاز۔ اجمع اهل العصر علی التقدیر بهذا الوزن المعروف وهو ان الدرهم ستة دوانیق وکل عشرة دراهم سبعة مثاقیل ولم یتغیر المثقال فی الجاهلیة ولا فی الاسلام۔ نووی ج ۱ ص ۳۱۵

www.KitaboSunnat.com

وسق :۔ فی اللغة الحمل" المراد بالوسق ستون صاعاً۔ کل صاع خمسة ارطال وثلث بالبغدادی۔

رطل :۔ وفی رطل بغداد اقوال اظهرها انه مائة درهم وثمانیة وعشرون وقیل مائة وثمانیة وعشرون بلا اسباع وقیل مائة وثلاثون۔ کتاب السراج الوهاج من کشف مطالب صحیح مسلم ع ص ۱۲۶

فَرَقٌ وقدح :۔ قال سفیان والجماهیر الفرق ثلاثة اصع لفظة من ههنا المراد بیان الجنس۔ سنن ابی داؤد ص ۱۶۴۔

ع ۔ مؤلفہ جناب نواب صدیق بن علی الحسینی القنوجی رحہ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اوقیہ :- وکانت الاوقیۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعین درھمًا۔

صاع و فرق :- قال ابوداؤد سمعت احمد بن حنبل یقول الفرق ستۃ عشر رطلاً وسمعتہ یقول صاع ابن ابی ذئب خمسۃ ارطال وثلث قال فمن قال ثمانیۃ قال لیس ذالک بمحفوظ۔ قال و سمعت احمد یقول من اعطی فی صدقۃ الفطر برطلنا ھذا خمسۃ ارطال فقد اوفی قیل الصیحانی ثقیل قال الصیحانی اطیب قال لا ادری۔ ابو داؤد ص۲۴۔

الصاع :- خمسۃ ارطال وثلث رطل، ھو قول اھل المدینۃ واھل الحجاز کافۃ "ھذا ھو الصحیح من حیث الروایۃ و ذھب العراقیون الی ان الصاع ثمانیۃ ارطال وھو غیر صحیح۔

رطل :- الرطل معیار یوزن بہ وکسرہ اشھر من فتحہ وھو..... بالبغدادی اثنتا عشرۃ اوقیہ، **اوقیہ** :- الاوقیۃ استار وثلث استار- استار- **استار** :- والاستار اربعۃ مثاقیل ونصف مثقال۔

مثقال :- المثقال درھم وثلاثۃ اسباع درھم والدرھم ستۃ دوانق والدانق ثمانیہ حبّات وخمسا حبّۃ وعلی ھذا فالرطل ستون مثقالاً وھی مائۃ درھم وثمانیہ وعشرون درھمًا واربعہ اسباع والجمع ارطال۔

رطل :- مکیال ایضاً وھو بالکسر وبعضھم یحکی فیہ الفتح کذا فی المصباح۔

مکوک :- جمع مکاکیک ومکاکی، لعل المراد بالمکوک ھھنا المد قالہ النووی۔

مکوک :- قال ابن الاثیر اراد بالمکوک المد قیل الصاع والاول اشبہ۔ اسم للمکیال و یختلف مقدارہ باختلاف الاصطلاح فی البلاد، منتھی۔ قلت المراد ھھنا المد بدلیل الروایۃ الاخری قال الشیخ ولی الدین العراقی فی صحیح ابن حبان فی اخر الحدیث قال ابوخشیمۃ المکوک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

المدعون ص ۳۵ ج ۱ ۔

الفرق :۔ ستۃ رطلاً ایضاً ص ۹۷ ۔ باب ما یجزی من الماء فی الوضوء
قال الجوہری الفرق مکیال معروف بالمدینۃ وہو ستۃ عشر رطلاً
قال سفیان یعنی ابن عیینۃ ثلثۃ اصع (عون ص ۹۷ ج ۱)۔ الفرق ثلثۃ اصع۔
قال النووی وکذا قال الجماہیر الفرق صاعان لکن ابوعبید نقل الاتفاق
علی ان الفرق ثلاثۃ اصع۔ وعلی ان الفرق ستۃ عشر رطلاً ویؤید کون
الفرق ثلاثۃ اصع مارواہ ابن حبان عن عائشۃ رض بلفظ قدر ستۃ
اقساط والقسط بالکسر القاف وہو باتفاق اہل اللغۃ نصف صاع ولا
اختلاف بینہم ان الفرق ستۃ عشر رطلاً فصح ان الصاع خمسۃ
ارطال وثلث قالہ الحافظ = نیل الاوطار (۵) ص ۲۷۲ ص ۹۷

صاع ابن ابی ذئب :۔ ہو محمد بن عبدالرحمن بن المغیرۃ ابن
الحارث بن ابی ذئب احد الائمۃ الثقات عون ص ۹۷ ج ۱ ۔ خمسۃ
ارطال وثلث وہو قول اہل المدینۃ واہل الحجاز۔ خمسۃ ارطال وثلث ص ۹۷
من الماء عون ص ۳۶

الفرق :۔ اثنی عشر مداً والمد وہو ربع الصاع اویقال ان الفرق
ستۃ عشر رطلاً فثبت بذالک ان الفرق ثلثۃ اصع وان الصاع
خمسۃ ارطال وثلث ایضاً عون ص ۹۸

فیصلہ ابوداؤد :۔ قال ابوداؤد والصاع ابن ابی ذئب ہو صاع النبی ؐ
قال ابوداؤد سمعت احمد بن حنبل یقول الصاع خمسۃ ارطال وثلث
قال ابوداؤد ہو صاع ابن ابی ذئب ہو صاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
ابوداؤد ص ۱۰ ۔ جامع الترمذی عربی کتاب الزکوٰۃ ص ۱۱۴ / ۱۱۵
(باب ماجاء فی صدقۃ الزرع والثمر والحبوب) ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صاع :۔ قال ابو عیسیٰ صاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس ارطال وثلث وصاع اہل الکوفۃ ثمانیۃ ارطال تحفۃ الاحوذی ۔ از عبد الرحمٰن مبارکپوری صفحہ ج ۲ (۵)

صاع :۔ خمس ارطال وثلث وصاع اہل الکوفۃ ثمانیۃ ارطال ۔

صاع :۔ قال ابراهیم نخعی صاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ ارطال وثلثۃ ومدہ رطلین فهو مرسل حجاج ارطاۃ ۔

مؤطا امام مالک (۶) ۹۵/۷۹ ھ ۔ مدّ :۔ والکفارات کلها وزکوٰۃ الفطر، وزکوٰۃ العشور، کل ذالک بالمد الاصغر مدّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا الظهار فان الکفارۃ فیہ بالمد الاعظم ۔ مد ہشام (لاحقیقۃ لہ) ص ۱۲۴

زکوٰۃ فطر :۔ بالمد الذی یقتات بہ اہل المدینۃ ...... التلخیص الجبیر ص ۱۸۶ ج ۲ ۔

بالمد الاول سے ابن عمر صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے ۔ ایضاً ص ۱۸۲ ۔

شرح مسوّی مصفّٰی از شاہ ولی اللہ رح (۷) ۔ صاع :۔ مقدار صاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو خمسۃ ارطال وثلث بالرطل العراقی، وقال ابوحنیفہ بصاع الحجاز وهو ثمانیۃ ارطال ص ۲۲۶ / ۲۲۵ ۔

نیل الاوطار وشرح منتقی الاخبار :۔ از قاضی قضاۃ القطر الیمانی محمد بن علی بن محمد شوکانی رح (۸) ۔ ص ۲۷۲ ج ۲

صاع :۔ اربعۃ امداد بمد النبی صلّی اللہ علیہ وسلم ۔

مد :۔ رطل وثلث بالبغدادی فیکون الصاع خمسۃ ارطال وثلث برطل البغدادی قال النووی ھذا الصواب المشہور ۔ جماعۃ من اصحابنا الصاع ثمانیۃ ارطال والمد رطلان ۔ رطل بغدادی بقول الرافعی مائۃ وثلاثون درهماً ورجح النووی انہ مائۃ وثمانیۃ وعشرون درهماً

ص ۲۷۲ ج ۱

فیصلہ درصاع حجازی :۔ ولم یختلف اہل المدینۃ فی الصاع وقدرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

من دون الصحابة الى يومنا انہ کما قال اھل الحجاز خمسة ارطال و ثلث بالعراقی۔ قال العراقیون منھم ابوحنیفة انہ ثمانیة ارطال وھو قول مردودٌ نیل ص ۱۹۶ ۔

رأی معاویة :۔ بالمدھی القمح الشامی ایضاً ص ۱۹۶ ۔ **صاع** :۔ اربعة امدادٍ قد رجع ابویوسف یعقوب ابن ابراھیم صاحب ابی حنیفة بعد ھذا الواقعة۔ ایضاً ص ۱۹۶ ۔ **مد اول** :۔ ابن عمر یعطی بالمد الاول نیل ص ۱۹۶ ۔

صاع :۔ بالمد الذی یقتات به اھل البیت، اوالصاع الذی یقتاتون به یفعل ذٰلک اھل المدینة کلھم [1] ۔

صاع :۔ فدل ان المعتبر صاع ولا نظر الٰی قیمتہ — المستدرک للحاکم مع التلخیص ص ۴۱۲ ۔ فی روایة لابی داوٗد صاعاً من حنطةٍ قال لیس بمحفوظٍ ولیس للقائلین بنصف صاع حجة الاحادیث معاویة واعتمد واحادیث ضعیفة ضعّفھا اھل الحدیث وضعفھا بین انتھی۔ (سراج الوھاج ص ۳۳۴)۔

ایمان معاویہؓ :۔ قد صرح معاویة بانہٗ رأی راھا لا انه سمعه من النبی صلی اللہ علیہ وسلّم۔ ایضاً (باب زکوٰة الفطر ص ۳۳۴)

صاع قال ابو محمد اری صاعاً من کل شیئٍ۔ سنن دارمی ص ۳۲۹ از ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی ۱۸۱/۲۵۵ ص۔

صاع :۔ صاع عمر۔ ابن ابی شیبة (ھو معضل) ثمانیة ارطالِ الحجازی صاع عمرؓ۔ درایہ ص ۲۷۳ ۔

المد :۔ رطلین۔ (ضعیف) صاع ثمانیة ارطال۔ (ضعیف جداً) ایضاً ص ۲۷۳ ۔

---

[1] الدرایہ ص ۲۷۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صاع :- صاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ ارطال -

سفر السعادۃ مؤلفہ محمد بن یعقوب فیروز آبادی شیرازی متوفی ۸۱۶ھ لا ان من قمح او سواہ صاعاً من طعام ص۶۸ -

زاد المعاد فی ھدی خیر العباد مؤلفہ ابو عبد اللہ محمد بن بکر بن یعقوب بن سعد الزرعی دمشقی الحنبلی - م ۶۹۱ھ -

مد :- نحو اربع اواق بالد مشقی - ص۴۸ -

التلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر - مؤلفہ ابن حجر عسقلانی رح

دینار مکہ :- قال ابن حزم کل اتفق لی علی ان دینار الذھب بمکۃ وزنہ اثنا وثمانون حبۃ وثلاثۃ اعشار حبۃ بالحب من الشعیر المطلق - **درھم** :- والدرھم سبعۃ اعشار المثقال فوزن الدرھم المکی سبعۃ وخمسون حبۃ وستۃ اعشار حبہ وعشر عشر حبہ فالرطل مائۃ واحدۃ وثمانیۃ وعشرون بالدرھم المذکور -

رطل :- فالرطل مائۃ واحدۃ وثمانیۃ وعشرون بالدرھم المذکور - ص۱۷۵ ج۲ (بعدہ ذکر کرتے ہیں درہموں کی کئی ایک اقسام ہیں - بحوالہ ایضاً)

مد اول :- ابن عمر انہ کان یعطی زکوٰۃ رمضان علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمد الاول - ص۱۸۶ ج۲ -

صاع :- وھو اربع حفنات بکفی الرجل معتدل فیھما وھو بالکیل المصری قدحان من غالب قوت بلادہ وینبغی ان یزید شیئاً یسیراً لاشتمالھما علی طین وتبن او نحو ذالک - ترغیب والترھیب[۲] حاشیہ ص۵۲۹ ج۱

مثقال :- درھم والثلاثۃ اسباع بوزن مکۃ فکل عشرۃ دراھم سبعۃ مثاقیل ص۵۲۱/۵۲۲ - دار قطنی ص۱۵۱ - مؤلفہ علی بن عمر رح -

---

[۲] مصطفیٰ محمد عمارہ - مؤلف ترغیب وترھیب ۵۸۱/۶۵۶ھ -

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صاع :۔ خمسۃ ارطال وثلث بالعراقی۔ واقعہ امام مالک بسلسلہ صاع مکالمہ مع ابوحنیفہ سندہ مظلم" ہاں قصہ ابویوسف بحوالہ بیہقی ص ۱۵۱/۱۵۴ صحیح ہے۔

محلی ابن حزم ج ۵ کتاب الزکوٰۃ ص ۲۵۷۔ **صاع** :۔ الصاع اربعۃ امداد بمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۲۵۷

مدّ :۔ من رطل ونصف الی رطل وربع علی قدر رزانۃ المد وخفتہ

صاع :۔ عن مالک انہ قال فی مکیلۃ زکوٰۃ الفطر بالمد الاصغر بمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمد ایضاً فی زکوٰۃ الحبوب والزیتون بالصاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

مد اول :۔ ابن عمرؓ زکوٰۃ فطر مد اول سے دیا کرتے تھے۔ محلی ص ۳۶۲ ج ۵

عن سائب بن یزید کان الصاع علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مداً وثلثاً بمدکم الیوم فزید فیہ فی زمن عمر بن عبد العزیز۔ ایضاً ص ۳۶۲۔ **صاع** :۔ صاع عمر :۔ عیرنا صاع عمر فوجدنا حجاجیا ثمانیۃ ارطال بالبغدادی حاشیہ نمبر ۱ (قفیز حجاجی قفیز عمر او صاع عمر)

تجزیہ ابن حزم :۔ فصح ان بالمدینۃ صاعاً ومداً غیر مد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولو کان صاع عمر بن الخطاب ھو صاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما نسب الی عمر اصلاً دون ان ینسب الی ابی بکر والاولی ابی بکر ایضاً ان یضاف الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصح بلا شک ان مد ھشام انما رتبہ ھشام وان صاع عمرؓ انما رتبہ، عمر ھذا ان صح انہ کان ھنالک صاع یقال لہ صاع عمر فان صاع رسول اللہ ومدّہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

منوبان الیہ لا الی غیرہ - محلی ج ۵ ص ۳۶۲ -
حدثنی من سمع الحجاج بن یوسف یقول صاع ھذا صاع عمر اعطنیہ عجوز بالمدینۃ - ایضاً ص

صاع :- الصاع یزید علی الحجاجی مکیالاً (ص ۳۶۳)

مد نبوی اور اھل مدینۃ :- وجدنا اھل المدینۃ لا یختلف منھم اثنان فی ان مد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی بہ تؤدی الصدقات لیس اکثر من رطل و نصف ولا اقل من رطل و ربع وقال بعضھم رطل وثلث ولیس ھذا اختلافاً لکنہ علی حسب رزانۃ المکیال من البر والتمر والشعیر (محلی ص ۳۶۴)

مد قات :- عن ھشام بن عروۃ ان مد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی یأخذ بہ الصدقات رطل ونصف -

صاع ابن ابی ذئب :- ثنا ابوداؤد عن احمد بن حنبل قال صاع ابن ابی ذئب خمسۃ ارطال وثلث قال ابوداؤد وصاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - (۲) عبداللہ ابن احمد بن حنبل قال ذکر ابی انہ عیّر مد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالحنطۃ فوجدھا رطلاً وثلثاً فی مدّ حنطۃ البر قال ولا یبلغ من التمر ھذا القدار ص ۳۶۴ -

مد مکیال :- المد ھو مکیال وقال ھذا امد مالک وھو علی مثال مد النبی صلی اللہ علیہ وسلم -

تشریح :- ص ۳ تا ۳ اہل بیت اور اہل مدینہ اپنی قوت خانہ صاع سے کرتے تھے ، احادیث صحیحہ صاع کا ذکر ہے وزن صاع کا ذکر کسی حدیث میں نہیں ، وزن ایک تخمینہ ہے ، ہر شہر کا وزن اور کیل مساوی نہیں ہوتا ،

فالمد ربع الصاع :- والمد مقدار کیلجۃ بغدادیہ یزید الصاع علیھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شیئاً یسیراً ص ۳٦٥ قال ابو محمد ثم کلتہ و (وزنتہ) بالقمح الطیب ثم وزنتہ فوجدتہ رطلاً واحداً ونصف رطل بالغلغلی (المد الغلغلی هو الرطل البغدادی) قال ابو عبید وزنتہ عشرون درهماً ومائۃ درہم کیلاً ص ۳۱۲ حاشیہ نمبر ۴ کتاب الزکوٰۃ۔

تجزیہ ابن حزم:۔ قال ابو محمد بحثت انا غایۃ البحث عند کل من وثقت بتمیزہ فکل اتفق لی علی ان دینار الذهب بمکۃ وزنہ اثنان وثمانون حبۃ وثلاثۃ اعشار حبۃ بالحب من الشعیر المطلق۔

درہم:۔ والدرہم سبعۃ اعشار المثقال فوزن الدرہم المکی سبع وخمسون حبۃ وستۃ اعشار حبۃ وعشر عشر حبۃ فالرطل مائۃ درہم واحدۃ وثمانیۃ وعشرون درهماً بالدرہم المذکور۔

فَرَق:۔ اثنا عشر مداً بخمسۃ مکاکی خمسون مداً۔ محلی ص ۳٦٦ ج ۵ ۔

حاشیہ نمبر ۱۔ مکوک مکیال لاهل العراق سبعۃ صاع ونصف صاع جمع مکاکیک وذکر فی اللسان فی مادہ م۔ک۔ک مقدارہ مقدار غیرہ من المکاکیک بتفصیل واف ثم قال ویختلف مقدارہٗ باختلاف اصطلاح الناس علیہ فی البلاد۔ حاشیہ محلی ص ۲۵۷ ج ۵ مسند عبد الرزاق ص ۱۴۲ مؤلفہ ابوبکر عبد الرزاق بن همام صنعانی۔

صاع:۔ الصاع اربعۃ امداد بمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت کم المد قال بعضهم رطل ونصف وقال بعضهم رطلین ص ۱۴۳ ج ۴ ۔

ہ **سبل السلام** ص ۱۳۷/۱۴۰ :۔ ۴ احادیث در صدقہ فطر۔ ان میں گندم کا ذکر نہیں۔ لم یأت نص فی الحنطۃ ان یخرج فیهما صاع والقول بان اباسعید اراد بالطعام الحنطۃ فی حدیثہ غیر صحیح کما حققہ المصنف فی فتح الباری۔ قال ابن المنذر لا نعلم فی القمح خبراً ثابتاً یعتمد علیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یکن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

البر فی المدینۃ ذالک الوقت الا الشئ الیسیر فلما کثر فی زمن الصحابۃ ارادان النصف الصاع منہ یقوم مقام صاع من شعیر ھم الائمۃ) ص ۱۳۹ ۔

فیصلہ :۔ وردت اخبار فی نصف صاع ولا یصح شئ من ذالک فی الخلافیات سبل ص ۱۳۷ ۔ فتح الباری ص ۳۷۲ ج ۳ ۔ صاع من بُراو قمح ترغیب ص ۱۵۱ ج ۲ و ترھیب مؤلفہ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری و ۵۸۱ م ۶۵۶ ء

زاد المعاد عربی ابن قیم رح ا ص ۱۵۱ امر عمرو بن حزم فی زکوٰۃ الفطر بنصف صاع من حنطۃ (فیہ سلیمان بن موسیٰ ثقۃ تکلم فیہ ۔ فتح الباری ص ۳۷۲ ج ۳ از احمد ابن حجر عسقلانی رح و ۷۷۳ م ۸۵۲ ھ) صدقۃ الفطر صدقۃ النفوس ماخوذۃ من الفطر ھی الاصل الخلقۃ ۔ فتح ص ۳۷۲ ج ۳ خطابی المراد بالطعام ھٰھنا الحنطۃ وانہ اسم خاص لہ ۔ قال ابوداؤد ان ذکر الحنطۃ فیہ غیر محفوظ ۔ ایضاً ۔

۵ المستدرک ابو عبداللہ الحاکم نیسا بوری مع التلخیص للذھبی رح ص ۴۱۲ ج ۱ ۔ کتاب الزکوٰۃ ص ۴۱۰ ۔ ان صدقۃ الفطر حق واجب کل ۱۲ احادیث صاع من قمح ۔ قلت بکر لیس بحجۃ ص ۴۱۰ ھذا حدیث صحیح ۔ اسماء بنت ابی بکر رض کانوا یخرجون زکاۃ الفطر فی عہد رسول اللہ بالمد الذی یقتاب بہ اھل البیت اوالصاع الذی یقتاتون بہ یفعل ذالک اھل المدینۃ کلھم ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ وھی الحجۃ ۔ مناظرہ امام مالک و ابو یوسف ۔ ج ایضاً تلخیص الجبیر فی تخریج احادیث الکبیر مؤلفہ حافظ ابن حجر ص ۱۷۵ ج ۲ ۔

دراھم :۔ وزن سبعۃ وھو ان تکون العشرۃ منھا وزن سبعۃ ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مثاقیل بذالک صبری التقدیر فی دیوان عمر رضی واستقر الامر قال ابو عبید فی الاحوال لم یزل المثقال فی آباد الدهر محدودًا لا یزید ولا ینقص وجدوا عشرة من دراهم الذی وجدها ستة دوانیق تکون وزن سبعة مثاقیل سواء مضت علیه السنة واجتمعت علیه الامة

ابن سعد عن الواقدی ضرب عبد الملک الدراھم والدنانیر سنة خمس وسبعین ۷۵ھ وھو اوّل من حدث ضربها و نقش علیها کانت العشرة وزن سبعة۔ الدرایہ فی تخریج الهدایة ۲۵۸ مؤلفہ ابن حجر عسقلانی۔

(فتاویٰ علماء محدثین)

سوال :۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ حدیث شریف میں جو صاع کا لفظ آیا ہے جس سے بہت احکام متعلق ہیں۔ اس کا وزن ہندوستانی تول میں کیا ہوتا ہے۔ بینوا توجروا۔

جواب :۔ جاننا چاہیئے کہ صاع جو حدیث میں آیا ہے وہ صاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اسے صاع حجازی کہتے ہیں اسی صاع حجازی سے صدقہ فطر وغیرہ ادا کرنا چاہیئے صاع عراقی سے نہیں کیونکہ صاع عراقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع نہیں ہے چنانچہ اس کی تصریح کتب حدیث میں موجود ہے اور اجرا احکام اسی صاع سے ہونا چاہیئے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے اور اس کا وزن سیروں کے حساب سے یہ ہے جو مسک الختام شرح بلوغ المرام میں ہے پس صدقہ فطر بسیر پختہ لکھنوکہ نود و شش روپیہ است و روپیہ یازدہ ماشہ نصف صاع از گندم ایک آثار و شش چھٹانک و سہ ماشہ باشد و از جو دو چند آن یعنی دو آثار و نیم پاؤ و شش ماشہ کہ وزن صاع است و نصف ساع بسیر انگریزی کہ بشتاد روپیہ چہرہ دار ست

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہر روپیہ یازدہ ماشہ و چہار رتی است یک سیر نیم پاؤ و نیم چھٹانک و یک تولہ دس ماشہ باشد انتہی اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیئے کہ اصل صدقہ فطر میں کیل یعنی پیمانہ تا نبے کا ہے اور وزن کے قدر کی جو حاجت پڑتی ہے تو صرف استظہاراً و استعانۃً الطلب حفظ الاحکام کما لا یخفی علی الماہر اور لا محالہ قدر وزن میں قدر قلیل اختلاف معلوم ہوتا ہے اور حقیقت میں مشکل ہی ہے۔ ضبط صاع کا ساتھ ارطال وغیرہ کے کیونکہ صاع جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھا اس سے صدقہ فطر ادا کیا جاتا تھا وہ تو پیمانہ معروف و مشہور تھا۔ اب اندازہ و قدر اس کا وزن ہوتا ہے ساتھ مختلف ہونے اجناس صدقہ کے مثل حمص و درہ وغیرہ کے تو ضرور ہے کہ ایسے پیمانہ سے صدقہ دینا چاہیئے کہ موافق صاع و پیمانہ رسول اللہ کے ہوا اور جو شخص اس کو نہ پائے تو لازم ہے کہ اس طرح سے ادا کرے کہ یتقن کامل ہو کر یہ اس سے کم و ناقص نہیں ہوگا۔ مسک الختام میں لکھا ہے کہ احتیاطاً در صدقہ فطر دو سیر انگریزی گندم باید داد و صاع از جو دو چند آن یعنی دو سیر و یک نیم چھٹانک و احتیاطاً از جو چہار سیر باید داد انتہی۔ پس مقدر کرنا صاع کو ساتھ پانچ رطل کے بہت اقرب الی الصواب ہے اور کہا صاحب روضہ نے وقد لیشکل ضبط الصاع بالارطال فان الصاع المخرج بہ فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکیال معروف ویختلف قدرہ وزنا باختلاف جنس ما یخرج کالذرۃ والحمص وغیرھما والصواب ما قالہ الدارمی ان الاعتماد علی الکیل بصاع مغائر بالصاع الذی کان یخرج بہ فی عصر النبی صلے اللہ علیہ وسلم ومن لم یجدہ لزمہ اخراج قدر یتقن انہ لا ینقص عنہ وعلی ھذا فالتقدیر بخمسۃ ارطال وثلث تقریب کذا فی عون الباری لحل ادلۃ البخاری اور بعض علما نے کہا ہے کہ صاع چار لپ یعنی چار لپ متوسط آدمی کا ہے اور یہ تجربہ بھی کیا گیا ہے ... موافق ہے صاع رسول اللہ کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کذا فی القاموس وحکاہ النووی ایضا فی الروضۃ اور اہل پنجاب اس امر میں بہت اچھے اور خوب ہیں کیونکہ ان کے یہاں پیمانہ مثل مد کے پڑوپی ہے اور مثل صاع کے ٹوپہ ہے اور وہ اسی پر اجراء احکام وغیرہ کرتے ہیں۔ فقط۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب الفنجابی الجھنگوی ثم الملتانی نزیل الدھلی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی فی اواخر شہر اللہ الذی انزل فیہ القرآن ۱۳۰۵ھ۔

خادم شریعت رسول الاداب محمد عبد الوہاب ۱۳۰۰ — سید محمد نذیر حسین

سید محمد عبد السلام غفرلہ ۱۲۹۹ — خادم شریعت رسول الثقلین محمد تلطف حسین ۱۲۹۲

محمد امیر الدین ۱۳۰۱ — محمد امیر الدین واعظ مذہب حنفیہ جامع مسجد دہلی۔

لہ صاع کو رطل سے ضبط کرنا مشکل ہے صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو وہ ایک معروف پیمانہ تھا اور اس کا اندازہ اجناس کے وزن کے لحاظ سے مختلف ہو جاتا ہے جیسے چاول مسور وغیرہ دارنی نے صحیح کہا ہے کہ اعتماد تو صرف اسی صاع پر ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مروج تھا۔

الجواب صحیح محمد طاہر سلہٹی۔ جواب صحیح لکھا ہے راقم محمد لیسن الرحیم آبادی ثم العظیم آبادی۔

جواب ہذا صحیح ہے حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ۔

جواب صحیح ہے محمد فقیر اللہ۔

قد صح الجواب واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ الفقیر ابو محمد عبد الرؤف البہاری المانفوری

سے اصاب من اجاب۔ محمد حسین خان خورجوی۔

الجواب صحیح عبد اللطیف عفی عنہ۔

عبد اللطیف — عبد الرؤف ۱۳۰۲

نیز:- جاننا چاہیئے کہ صاع جو حدیث میں آیا ہے وہ صاع آنحضرت صلی اللہ علیہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وسلم کا ہے اسے صاع حجازی کہتے ہیں۔ اسی صاع حجازی سے صدقہ وغیرہ ادا کرنا چاہیئے۔ صاع عراقی سے نہیں کیونکہ صاع عراقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع نہیں ہے۔ چنانچہ اس کی تصریح کتب حدیث میں موجود ہے اور اجرا احکام اسی صاع سے ہونا چاہیئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ کا صاع ہے اور اس کا وزن سیروں کے حساب سے ہے۔ جو مسک الختام شرح بلوغ المرام میں ہے پس صدقہ فطر بسیر پختہ لکھنو کہ نود و شش روپیہ است در روپیہ یازدہ ماشہ نصف صاع از گندم ایک آثار و شش چھٹانک و سہ ماشہ از جو دو چند آن یعنی دو آثار و نیم پاؤ و شش ماشہ و چہار رتی است یک سیر نیم پاؤ و نیم چھٹانک و یک تولہ و سہ ماشہ باشد انتہی اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیئے کہ اصل صدقہ فطر میں کیل یعنی پیمانہ تا نبے کا ہے اور وزن کے قدر کی جو حاجت پڑتی ہے تو صرف استظہاراً واستعانۃً لطلب حفظ الاحکام کما لایخفی علی الماہر اور لامحالہ قدر وزن میں قدر قلیل اختلاف معلوم ہوتا ہے اور حقیقت میں مشکل ہی ہے۔ ضبط صاع کا ساتھ ارطال وغیرہ کے کیونکہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھا اس سے صدقہ فطر ادا کیا جاتا تھا وہ تو پیمانہ معروف و مشہور تھا اب اندازہ و قدر اس کا وزناً ہوتا ہے ساتھ مختلف ہونے اجناس صدقہ کے مثل حمص و ذرہ وغیرہ کے تو ضرور ہے کہ ایسے پیمانہ سے صدقہ دینا چاہیئے کہ موافق صاع و پیمانہ رسول اللہ کے ہو اور جو شخص اس کو نہ پائے تو لازم ہے کہ اس طرح سے ادا کرے کہ یتقن کامل ہو کہ یہ اس سے کم و ناقص نہیں ہوگا۔ مسک الختام میں لکھا ہے کہ احتیاطاً در صدقہ فطر دو سیر انگریزی گندم باید داد و صاع از جو دو چند آن یعنی دو سیر و یک و نیم چھٹانک و احتیاطاً از جو چہار سیر باید داد انتہی۔ پس مقدر کرنا صاع کو ساتھ پانچ رطل و ثلث رطل کے بہت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اقرب الی الصواب ہے اور کہا صاحب روضہ نے وقد یشکل ضبط الصاع بالارطال فان الصاع المخرج بہ فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکیال معروف ویختلف قدرہ وزنا باختلاف جنس ما یخرج کالذرۃ والحمص وغیرھا والصواب ما قالہ الدارمی ان الاعتماد علی الکیل بصاع الذی کان یخرج بہ فی عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن لم یجدہ لزمہ اخراج قدر یتیقن انہ لا ینقص عنہ وعلی ھذا فالتقدیر بخمسۃ ارطال وثلث تقریب کذا فی عون الباری لحل ادلۃ البخاری

اور بعض علماء نے کہا ہے کہ صاع چار لپ یعنی چار بک متوسط آدمی کا ہے۔ اور یہ تجربہ بھی کیا گیا ہے پس صحیح اور موافق ہے صاع رسول اللہ کے ..... کذا فی القاموس وحکاہ النووی ایضا فی الروضہ۔ اور اہل پنجاب اس امر میں بہت اچھے اور خوب ہیں۔ کیونکہ ان کے یہاں پیمانہ مثل مد کے پڑوپی ہے اور مثل صاع کے ٹوپہ ہے اور وہ اسی پر اجراء احکام وغیرہ کرتے ہیں فقط واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب الفنجابی الجھنگوی ثم الملتانی نزیل الدہلی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی فی اواخر شہر اللہ الذی انزل فیہ القرآن ۱۳۰۵ھ۔ سید محمد نذیر حسین۔ سید محمد عبد السلام غفر لہ ۱۲۹۹۔ محمد امیر الدین ۱۳۰۱۔ خادم شریعت رسول الثقلین محمد تلطف حسین۔ الخ۔

فتاوی نذیریہ ج اول صفحہ ۵۱۷۔

فتاوی ثنائیہ کتاب الزکوٰۃ ج ۱ ص ۷۳۲:۔ صاع نبوی کا پیمانہ میں نے خود وزن کیا جو تقریباً ایک مد نبوی ہے۔ ۳ پاؤ گندم عمدہ پورے تین پاؤ کا ہے۔ اور جو گندم ذرا کمزور اور ہلکا وہ تین پاؤ سے ذرا کم ہے۔ مگر اڑھائی سیر مطلقاً نہیں تین ہی صحیح ہے۔ اور گیہوں پورے سیر کا ایک صاع۔ ج ۱ ص ۷۳۲ اشرفیہ)

$\frac{9}{36}$ مد ۴ سوا دو سیر جو کہ ۹ چھٹانک کا ایک مد ہے جو کہ ایک صاع سوا دو سیر ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فتاوٰی علماء اہلحدیث ۔ از مولنا ابو الحسنات علی محمد سعیدی (خانیوال) :-

سوال :- صدقۃ الفطر فی کس کتنا دینا چاہیئے ؟

جواب :- صدقہ فطر کا وزن پونے تین سیر پختہ ہے ج ۷ صـ ۲۰۳ باب صدقہ فطر ۔

سوال :- صدقۃ الفطر کے بارے میں جو کچھ حدیث میں آیا ہے وہ صاع اور مد کا ذکر اور یہ ظاہر کہ بعض چیز اور صاع سے فطرانہ دینا ناجائز ہے وزن کر کے دینا ہوگا ۔ آیا اس کا قول موافق شرع شریف کے ہے یا نہیں ۔

جواب :- صاع صدقہ فطر ادا کرنا درست ہے نبی علیہ السلام ہمیشہ صاع ادا فرمایا ہے وزن کا کوئی ثبوت نہیں جو شخص یہ کہتا ہے کہ صاع اور مد سے صدقہ الفطر ادا نہیں کرنا چاہیئے اس کا قول غلط ہے البتہ وزن سے بھی ادا کرنا جائز ہے ۔ کیونکہ یہاں صاع کا رواج نہیں تو صاع کا اندازہ جو علماء کرام نے پونے تین سیر کیا ہے (یعنی ۱۲ چھٹانک ۲ سیر) سہولت کے لیے جیسا کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام میں تفصیل کے ساتھ درج ہے ۔

اشرفیہ :- صاع نبوی کا پیمانہ میں نے خود وزن کیا ہے جو ایک مدّ نبوی گندم پونے تین پاؤ کا ہے اور جو گندم ذرا کمزور اور ہلکا ہے وہ تین پاؤ سے ذرا کم ہے مگر ڈھائی سیر مطلقاً نہیں تین ہی صحیح ہے ۔ جو ۹ چھٹانک کا ایک مد ہے جو ایک صاع سوا دو سیر کا ہے اور گیہوں پورے سیر کا ایک سیر صـ ۲۰۹ ۔

عبدالسلام بستوی ریاض العلوم ۔ اردو بازار ۔ دہلی ج ۷ صـ ۲۰۴ ۔

فتاوٰی جات : فتاوٰی عالمگیر اردو :- ایک صاع آٹھ رطل بغدادی کا ہوتا ہے اور رطل بغدادی بیس استار کا ہوتا ہے ۔ اور استار ساڑھے (استار ۴½ مثقال) چار مثقال کا ہوتا ہے یہ شرح وقایہ میں لکھا ہے ۔ صـ ج ۱ ۲۵۴/۵۳

الفتاوٰی العالمگیر المعروف بالفتاوٰی الہندیہ صـ ۱۹۴ والصاع ثمانیۃ ...

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ارطال بالبغدادی والرطل البغدادی عشرون استار کذا فی التبیین، والاستار اربعۃ مثاقیل ونصف مثقال (کذا شرح الوقایہ) ثم یعتبر نصف صاع من بر او صاع من غیرہ بالوزن فیما روی ابو یوسف عن ابی حنیفہ رحمۃ اللہ لان اختلاف العلماء فی الصاع بانہ کم رطلاً وھو اجماع منھم بانہ معتبر بالوزن کذا فی التبیین ص ۱۹۴ ج ۱۔

باب صدقۃ الفطر : صاع اور مد کی تحدید :۔ تحدید صاع ومد بوزن ہندوستان سو روپے کے سیر سے معتبر ہے۔ جو ترجمہ اغاثہ میں مولوی نور حسن صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ مد دمشقی رطل کی تہائی کے برابر ہے یعنی سو روپیہ بھر کے سیر سے قریب ڈیڑھ پاؤ کے ہوتا ہے۔ صاع ایک رطل اور تہائی رطل کے قریب یا ڈیڑھ سیر کے قریب ہوتا ہے۔ قول مذکور صحیح ہے یا نہیں (جواب) بانوے کے سیر سے یعنی چہرہ شاہی بانوے روپیہ کی برابر کے سیر سے ایک صاع تین سیر کا ہوتا ہے۔ اور مد اس کی چوتھائی ہے اور یہ مد صاع بمذہب حنفی ہے۔ اس کے موافق حساب کر لیں۔ اور تولہ دو تولہ کمی زیادتی شرعاً مضر نہیں۔ فتاوی رشیدیہ مؤلفہ رشید احمد عفی عنہ حاشیہ احمد گنگوہی۔

صدقۃ الفطر :۔ خطبات محمدی ص ۵۹ اردو از محمد بن ابراہیم جوناگڑھی۔

نوٹ :۔ فطرانے میں نقد دام دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں (واللہ اعلم بالصواب)

۱/۲ صاع گندم اور اناج پورا صاع ص ۳۱۵۔ صاع :۔ ۵ ۱/۳ رطل عراقی۔ یعنی ہندوستان میں جو نمبری سیر مروج ہے اس کے اڑھائی سیر غنیۃ الطالبین ص ۲۴۔

صدقہ فطر

www.KitaboSunnat.com

فتاوی علماء حدیث۔ از حافظ الحدیث محمد عبد اللہ روپڑی رحمہ اللہ

صاع نبوی ﷺ

سوال :۔ صاع نبوی ﷺ کے متعلق زید کہتا ہے کہ وہ پانچ رطل اور ثلث (تہائی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رطل کا ہے انگریزی حساب کے وزن سے ایک رطل نصف سیر ہے۔ اِس حساب سے صاع کا وزن دو سیر ساڑھے گیارہ چھٹانک ہے لیکن مولوی عبدالغنی خانپوری ہوشیارپوری فرماتے ہیں کہ مولوی احمد اللہ صاحب دہلوی نے جو صاع مدینہ منورہ سے حاصل کیا ہے وہ سوا دو سیر کا ہے۔ نیز وہ مدینہ سے ایک مُد جو صاع کا چوتھائی ہے ساتھ لائے ہیں۔ جن سے لائے ہیں وہ صاحب سند بھی لکھ دیتے ہیں۔ لہٰذا وہ صاع بالکل ٹھیک ہے۔ اِس بارہ میں پوری تحقیق سے فیصلہ فرمائیں۔

مولوی عبدالرحیم فیروز پوری بحکم مولوی عبدالغنی
مہتمم مدرسہ خانپور۔ ۲۴ رمضان ۱۳۵۶ھ

جواب:۔ یہی مُد جو مولوی احمد اللہ صاحب لائے ہیں۔ مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی مرحوم کے وقت میں ایک صاحب لائے تھے۔ جو باسند تھا۔ پانی سے اس کا اندازہ کیا گیا۔ قریباً سوا دو سیر ہوا۔ اس وجہ سے مولانا عبدالجبار صاحب مرحوم بھی سوا دو سیر ہی کے قائل تھے۔ میرا اُس وقت طالب علمی کا زمانہ تھا اس لئے میرا بھی یہی اعتقاد ہو گیا۔ لیکن بعد کو جب علم پر حاوی ہوا تو یہ خیال تبدیل ہو گیا۔ جس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ کہ علوم الحدیث مقدمہ ابن صلاح جو اُصولِ حدیث میں اصل الاصول کتاب ہے اس کے صفحہ ۷ میں لکھا ہے کہ ائمہ محدثین کے بعد اسناد کے سلسلہ کا اعتبار نہیں۔ کیونکہ بعد زمانہ کی وجہ سے رواۃ میں شرائط صحت کا علم مشکل ہے اور ابن صلاح ۵۷۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۴۳ھ میں وفات پائی ہے۔ جب چھٹی ساتویں صدی میں سلسلہ اسناد کا یہ حال ہے تو اب چودھویں صدی میں اس سے دوگنا بُعد ہو گیا۔ اس وقت سلسلہ اسناد کے اعتماد پر مُد کا ہم کیا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

دوسری وجہ یہ کہ امام شافعیؒ دوسری صدی کے امام ہیں جو بالکل سلف کے قریب زمانہ میں ہوئے ہیں وہ صاع مدنی کا انداز پانچ رطل اور تہائی رطل بتاتے ہیں۔ کیا ان کا اعتبار کریں یا آج کل کے اہل مدینہ کا؟ اس کے علاوہ صاع کا اندازہ اگر پانی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے کیا جائے تو اس کا وزن اور ہے۔ اگر جو سے کیا جائے تو اور ہے۔ گندم سے کیا جائے تو اور ہے، کھجور سے کیا جائے تو اور ہے بلکہ کھجور کا آپس میں ایک وزن نہیں۔ کیونکہ کھجوریں مختلف اقسام کی ہوتی ہیں۔ کوئی وزنی کوئی ہلکی۔ کوئی بڑی کوئی چھوٹی۔ اس طرح اور جنسوں کا بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ اس لئے امام شافعی رح کے بتائے ہوئے وزن پر اعتماد کرنا عین احتیاط ہے۔ کیونکہ وہ بہت قریب کے زمانہ میں ہوئے ہیں اس وقت سلف کے دستور العمل میں چنداں تغیر نہیں آیا تھا جو بعد میں آگیا۔ پس قرین قیاس یہی ہے کہ انہوں نے صاع کا اندازہ اسی شئے سے کیا جس سے سلف کے زمانہ میں عام طور پر دستور تھا۔ پس احتیاط اسی میں ہے کہ صاع کا اندازہ پانچ رطل اور تہائی رطل قرار دیا جائے۔

عبداللہ امرتسری روپڑ

۲۰ رجب ۱۳۵۶ھ۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۷ء۔

انگریزی حساب سے صاع کا اندازہ۔

سوال :۔ صاع میں بہت اختلاف رہتا ہے۔ عراقی حجازی کے علاوہ صرف حجازی کے قول میں اہلحدیث علماء کا مختلف خیال ہے جو رسالوں، اخباروں، کتابوں میں مذکور ہے۔ کوئی سوا دو سیر۔ کوئی اڑھائی سیر۔ کوئی دو سیر گیارہ چھٹانک بتاتا ہے۔ ایک وزن قائم نہیں کیا گیا۔ اس بارہ میں فیصلہ فرمائیں۔

جواب :۔ صاع مدینہ کا معتبر ہے اور اس کا صحیح اندازہ پانچ رطل اور تہائی رطل ہے۔ اور رطل کا مشہور اندازہ آدھ سیر ہے۔ اس حساب سے صاع دو سیر پختہ انگریزی دس چھٹانک تین تولہ چار ماشے ہوتا ہے اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ صاع کا اندازہ مختلف چیزوں سے لگایا گیا ہے صرف کھجوروں سے اگر صاع کے وزن کا اندازہ کیا جائے تو بھی ایک وزن قائم نہیں رہتا۔ کیونکہ کھجوریں بعض ہلکی ہوتی ہیں۔ بعض وزنی اور بعض

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بڑی ہوتی ہیں۔ بعض چھوٹی۔ اس وجہ سے وزن میں فرق پڑ جاتا ہے۔ پانچ رطل اور تہائی رطل یہ امام شافعیؒ کا اندازہ ہے جو سلف سے زمانہ قریب میں ہے۔ اس لیئے یہی قول راجح ہے۔ رہا صاع عراقی وغیرہ جو امام ابو حنیفہؒ وغیرہم کا قول ہے۔ سو وہ صحیح نہیں۔ کیونکہ احادیث سے ثابت ہے کہ صاع مدینہ کا اور وزن اہل مکہ کا معتبر ہے یہی وجہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رح کے شاگرد امام ابو یوسف رح نے بھی امام شافعیؒ کے قول کی طرف رجوع کیا ہے اس سے زیادہ اس بارہ میں کہا جا سکتا ہے۔ اس کی تفصیل مولوی عبدالرحیم کے مندرجہ استفتاء میں بھی ہو چکی ہے۔ عبداللہ امرتسری روپڑ۔

صاع[1] اور رطل کی تحقیق

نصب الرایہ صـ۲۲۸ ج ۲ میں علامہ زیلعی حنفی مرحوم لکھتے ہیں امام ابن حبانؒ نے اپنی صحیح میں قسم چوتھی سے اونتیسویں ۲۹ نوع میں روایت کی ہے۔ ابن خزیمہ رح سے اپنی سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا اے اللہ کے رسولؐ ہمارے صاع۔ سب صاعوں سے چھوٹے ہیں۔ اور مُد۔ سب مدوں سے بڑے ہیں۔ پھر آپ نے صاعوں اور مدوں میں برکت کی دُعا کی۔

ابن حبان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس قول کہ ہمارا صاع (سب صاعوں سے چھوٹا ہے) پر انکار نہ کرنا۔

بیان واضح ہے کہ مدینہ طیبہؐ کا صاع۔ سب صاعوں سے چھوٹا ہے۔ اور صاع کے اندازہ میں۔ اہل علم میں ہمارے اس دن تک ہم نے خلاف نہیں پایا۔ مگر یہی کہ جو کچھ کہا ہے۔ اس کو حجازیوں اور عراقیوں نے۔ پس حجازیوں نے تو یہ کہا ہے کہ صاع پانچ رطل اور رطل کی ایک تہائی کا ہوتا ہے۔ اور عراقیوں نے کہا ہے کہ صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔

---

[1] رسالہ زکوٰۃ فطر مولفہ سراج الدین حافظ اعظم بن رحمۃ اللہ علیہ

چودھواں کراچی ۹ مطبوعہ ۱۶ ذوالحجہ بروز بدھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۸۱ء۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پس صحیح ثابت ہوگئی یہی بات کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع پانچ رطل اور رطل کی ایک تہائی (وزن کا ہوتا) ہے اس دلیل سے کہ وہ سب صاعوں سے چھوٹا ہے۔ اور باطل ہوا اُس شخص کا قول جس نے صاع کو آٹھ رطل کا بتلایا بغیر دلیل کے کہ اُس کی صحت ثابت ہوئی ہو۔ انتہی۔

اور امام بیہقی رح نے حسین بن ولید قرشی سے روایت کی ہے جو ثقہ ہے۔ کہا آئے ہم پر ابویوسف رحمۃ اللہ حج بیت اللہ سے (فارغ ہو کر) پس فرمایا میں چاہتا ہوں کہ تم پر علم کا ایک دروازہ کھولوں کہ اُس نے مجھ کو فکر میں ڈالا تھا۔ پس میں نے تفتیشِ حال کیا اُس سے پس میں مدینہ طیبہ میں آیا اور میں نے صاع کی بابت دریافت کیا۔ پس اہلِ مدینہ نے (جواباً) کہا کہ ہمارا یہ صاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے۔ میں نے اُن سے کہا۔ تمہاری اِس بارے میں کیا دلیل ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس کل دلیل لائیں گے (انشاء اللہ)

پس جب میں نے صبح کی تو آئے میرے پاس قریب پچاس ۵۰ شیخ کے مہاجرین رض اور انصار رض کی اولاد سے ہر ایک شخص کے پاس اُن میں سے اُس کی چادر کے نیچے ایک صاع تھا۔ اُن میں سے ہر ایک شخص خبر دیتا ہے۔ اپنے باپ سے اور اپنے گھر والوں سے کہ بیشک یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے۔ پس میں نے نظر کی پس ناگہاں وہ سب برابر تھے۔

امام ابویوسف رح نے فرمایا پس میں نے اُن کا اندازہ کیا یعنی میں نے اُن سب صاعوں کو پیمائش کیا پس ناگہاں وہ (سب) پانچ رطل اور کچھ کم رطل کی ایک تہائی تھے۔ پس دیکھا میں نے اِس امر کو قوی۔ پس چھوڑ دیا۔ میں نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے قول کو صاع کے بارے میں اور لے لیا میں نے اہلِ مدینہ کے قول کو یہی مشہور ہے امام ابویوسف رحمۃ اللہ کے قول ہے۔

مؤلف کہتا ہے کہ حضرت امام شوکانی رح نے نیل الاوطار صہ ۱۵۸ ج ۴ میں اِس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

روایت کے حق میں فرمایا ہے کہ امام بیہقی رح نے اِس کو جید سند سے روایت کیا ہے اور اسی طرح فرمایا حافظ ابن حجر رح نے تلخیص الجبیر صہ ۱۸۷ میں اور روایت کی گئی ہے کہ حضرت امام مالک رح نے مناظرہ کیا امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے اور دلیل لائے امام مالک رح اِس پر ساتھ انہی صاعوں کے وہ جو کہ لائے تھے اِن (صاعوں) کو یہ لوگ۔ پس رجوع کیا امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے (اپنے استاذ کے قول سے) ان کے قول کی طرف فَیَاحَبَّذَا۔

(دوستو! مؤلف کہتا ہے اپنے حنفی بھائیوں سے عموماً اور اہلِ حدیث سے خصوصاً کہ اہلِ حدیث کی یہی روش ہے کہ حق (دلیل صحیح کے) مل جانے پر فوراً اُسے قبول کرلیں دیکھو اِس بزرگ امام نے اپنے استاذ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے قول کو حق (دلیل صحیح) کے مقابلہ میں ترک کر دیا۔ پس خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس رَوِش سبیل مومنین کو اختیار کرتے ہیں اور کسی کی تقلید میں غلو کو ترک کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْهُمْ بِرَحْمَتِكَ اٰمين)

اور کہا عثمان بن سعید دارمی رح نے کہ میں نے علی بن مدینی رح کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع کو ناپا پس میں نے اُس کو پانچ رطل اور رطل کی ایک تہائی پایا کھجور کے ساتھ انتہی۔

اور روایت کی ابن خزیمہ اور حاکم نے طریق عروہ سے وہ اپنی ماں اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگ زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زکوٰۃ فطر نکالتے تھے اُس مُد سے کہ جس سے خوراک ماپتے تھے اہلِ مدینہ یا اُس صاع کے ساتھ کہ جس سے خوراک ماپ کرتے تھے یہ سارے اہلِ مدینہ۔ انتہی۔

یہی حدیث دلیل ہے امام مالک اور ابو یوسف رحمہما اللہ کے مناظرہ کی انتہی۔

اور امام بخاری رح نے طریق مالک سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے روایت کی کہ وہ زکوٰۃ رمضان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگلے مُد کے ساتھ دیا کرتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مھتے انتہی (تلخیص ص۱۸۷)

اور دلیل لائے ابنُ الجوزی کتاب التحقیق میں شافعی رح اور احمد رح کے لیے اِس امر میں کہ صاع پانچ رطل اور رطل کی ایک تہائی ہے ۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جو فدیہ کے بارے میں آئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے اُن سے فرمایا تین دن روزے رکھو یا چھ۶ مسکین کو طعام دو ۔ ہر مسکین کو آدھا صاع روایت کیا اُس کو بخاری نے بَابُ الْاِطْعَامِ فِی الْفِدْیَۃِ نِصْفُ صَاعٍ (پ ص۲۴۴) اور مسلم نے بَابُ جَوَازِ حَلْقِ الرَّاسِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا کَانَ بِہٖ اَذیً ص۳۸۲ میں اور شیخین کی ایک روایت میں ہے کہ حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو کہ چھ۶ مسکین کو ایک فرق طعام دینے کا ۔ یا ایک بکری قربانی کا کرنے کا یا تین دن روزہ رکھنے کا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرق کو چھ۶ مسکین میں آدھا آدھا صاع دینے کو فرمانا یہ دلیل ہے ہماری کیونکہ ایک فرق تین صاع کا ہوتا ہے کہا ثعلب (لغت کے امام) نے کہ فرق بارہ۱۲ مُدّ کا ہوتا ہے (جس کے تین صاع ہوئے) ۔

اور لغت کے امام ابن قتیبہ رح نے کہا کہ فرق سولہ۱۶ رطل کا ہوتا ہے ۔ اور صاع فرق کی ایک تہائی ہوتا ہے جس کے پانچ رطل اور ۔ رطل کی ایک تہائی ہوتے ہیں ۔ اور مُد ایک رطل ۔ اور رطل کی ایک تہائی ہوتا ہے انتہی ۔

اور امام طحاوی رح نے قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ سے روایت کی کہ میں مدینہ طیبہ میں آیا پس نکالا میرے طرف ایک صاع اُس شخص نے کہ میں اُس کے ساتھ اعتماد کرتا ہوں اور کہا یہ صاع نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کا ہے پس پایا میں نے اُس کو پانچ رطل اور رطل کی ایک تہائی ۔

طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے ابن ابی عمران کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ جس شخص نے امام ابو یوسف رح کے لیئے یہ صاع نکالا تھا وہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھے انتہٰی ماقالہ الزیلعی۔

اور فتح الباری پ ۲ صہ ۱۸۳ میں ہے کہ صحیح مسلم میں ہے کہ سفیان بن عُیَینہ رح نے فرمایا کہ فرق تین صاع کا ہوتا ہے۔ اور اہلِ لغت کے امام ابوعبید رح نے اہلِ لغت کا اتفاق نقل کیا ہے اِس بات پر کہ فرق تین ہی صاع کا ہوتا ہے۔ اور اس بات پر بھی اتفاق بتایا ہے کہ فرق سولہ ۱۶ رطل کا ہوتا ہے۔ اور فرق کے تین صاع کے ہونے کی تائیدِ ابنِ حبان کی وہ روایت کرتی ہے کہ جس کو عطاء رح کے طریق سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اِس لفظ سے کہ فرق۔ اندازے چھ ۶ اقساط کے ہوتا ہے اور قِسط قاف کے زیر سے باتفاق اہلِ لغت کے مابین کچھ اختلاف نہیں۔

پس (مجموعہ بالا بیان سے) یہ بات صحیح ثابت ہوگئی کہ صاع پانچ رطل اور رطل کی ایک تہائی ہوتا ہے۔ انتہٰی مافی فتح الباری۔

اور سنن ابی داؤد مع عون المعبود صہ ۹۷ ج ۱ میں ہے کہ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ فرق سولہ ۱۶ رطل کا ہوتا ہے اور یہ بھی فرماتے سُنا ہے کہ ابن ابی ذئب رح کا صاع پانچ رطل۔ اور رطل کی ایک تہائی کا ہوتا ہے (مثل صاع آنحضرت صلعم کے) اور یہ بھی فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص ہمارے اس رطل سے پانچ رطل اور رطل کی ایک تہائی صدقۃ الفطر دیوے تو اُس نے بلاشک پُورا صدقۃ الفطر دیا انتہٰی مافی سنن ابی داؤد۔

اور امام ترمذی اپنی جامع مع تحفۃ الاحوذی صہ ۲۶ ج ۲ میں فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کا صاع پانچ رطل اور رطل کی ایک تہائی کا تھا اور اہلِ کوفہ کا آٹھ رطل کا انتہٰی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کا صاع حجازی کہلاتا ہے اور اہلِ کوفہ کا صاع عراقی اور حجّاجی کہلاتا ہے۔ انتہٰی مافی تحفۃ الاحوذی صہ ۲۷ ج ۲۔

اور صاع چار مُدّ کا ہوتا ہے بالاتّفاق۔ اور مُدّ حجازی ایک رطل اور رطل کی ایک تہائی کا ہوتا ہے۔ اور عراقی مُدّ دو رطل کا (فتح الباری صہ ۱۵۲ پ ۲ وغیرہ)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور ایک رطل ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ درم۔ اور درم کے ساتویں حصّہ کی چوتھائی کا ہوتا ہے اور بقول بعض ایک سو تیس ۱۳۰ درم کا انتہی ما فی فتح الباری ص۱۸۳ پ۲ وعون المعبود ص۹۷ ج۱ اور درہم چھ ۶ دانق کا (عون ص۹۷ ج ا) اور دانق چھ ۶ رتی کا (لغات کشوری وغیرہ) علماء کہتے ہیں کہ انگریزی تول سے صاع ۲ دو سیر گیارہ چھٹانک کا ہوتا ہے واللہ اعلم

حدیث ابن عمرؓ میں رسولِ کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلّم نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ ماپ جس کا شرع میں اعتبار ہے۔ مدینہ طیبّہ کا ماپ ہے۔ اور وہ تول جس کا شرع میں اعتبار ہے۔ مکّہ معظمہ کا تول ہے (ابو داؤد نسائی) یعنی زکوٰۃ مکہ کے تول سے۔ اور صدقۂ فطر، مدینہ طیبّہ کے ماپ سے دیا جائے (مرقاۃ اور حاشیہ سندھی سنن نسائی میں اسی طرح ہے۔ عون المعبود ص۲۵۱ ج ۳)۔

تنبیہ یہ جو قرآن مجید و احادیث نبویؐ میں مثلاً وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تم پر دین میں کچھ تنگی نہیں کی ہے (بلکہ آسانی کی ہے) وَقَالَ تَعَالٰى يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝ یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ تم سے بوجھ کو ہلکا کرنا چاہتا ہے (کیونکہ) انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ وَقَالَ تَعَالٰى يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۝ یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر مشکل ڈالنی نہیں چاہتا۔ وَقَالَ الرَّسُوْلُ الدِّيْنُ يُسْرٌ وَقَالَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ میں نہایت آسان دین دے کر بھیجا گیا ہوں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ دینِ محمدی بہ نسبت دیگر انبیاء علیہم السّلام کے دینوں کے نہایت ہی سہل اور آسان ہے یعنی اس دین محمدیؐ کے احکام میں اللہ تعالیٰ نے نہایت سہولت اور آسانی رکھی ہے۔ کوئی مشکل اور سخت حکم نازل نہیں کیا کہ ضعیف ناتواں انسان پر اس پر عمل کرنا نہایت دشوار ہو۔ چنانچہ خود ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے ارشاد فرما دیا۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کسی نفس کو اُس کی قدرت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی کہ وہ اُس کو کر سکے۔ مثلاً نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھ لے اور بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر پڑھ لے اور لیٹ کر بھی نہیں پڑھ سکتا تو اشارہ سے پڑھ لے۔ اور تیمّم بھی نہیں کر سکتا تو بغیر تیمّم کے نماز پڑھ لے۔

اور مسافر پر آدھی نماز معاف کر دی اور جمع بین الصلوٰتین جائز کر دی۔ اور روزہ کی آئندہ کے لئے قضا رکھ دی۔

اِن آیات واحادیث کا یہ مطلب نہیں کہ علماء کو اختیار دے دیا ہو کہ جہاں چاہیں نرمی اور آسانی کر دیں اور احکام الٰہی کی تکلیف اپنی طرف سے یہود کے علماء کی طرح اُٹھا دیں۔ فَافْهَمْهُ۔

تنبیہ دیگر

یاد رکھو۔ علماء کا منصب۔ صرف تبلیغِ شریعت ہے نہ کہ تشریعِ شریعت۔

تیسیر الباری شرح صحیح بخاری ص ۲۱۸ ج ۱ پارہ ۲ کتاب الغسل از علامہ وحید الزمان رح ایک صاع پانچ رطل اور تہائی۔

صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی رح ص ۹ وسق۔ رطل اور صاع کی تحقیق صاع پانچ رطل اور ثلث رطل بغدادی کے حساب سے اور بغدادی رطل میں کئی اقوال ہیں سب سے مشہور یہ ہے کہ رطل بغدادی ایک سو اٹھائیس درہم اور چار اسباع ایک درہم کے اور بعضوں نے ایک سو تیس درہم کہا ..... اور حافظ ترمذی نے بھی فرمایا کہ صاع نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم پانچ رطل اور ثلث رطل کا ہوتا ہے۔ اور صاع کوفہ والوں کا آٹھ رطل کا ہوتا ہے ص ۹

مترجم۔ امام نووی رح نے فرمایا کہ اوقیہ شرعیہ باجماع محدثین وفقہا واہل لغت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے چالیس درہم ہے اور یہی اوقیہ حجاز کا ہے ۔ باجماع شافعیہ ہے درہم چھ دانق ہے اور دس درہم کے سات مثقال ہوتے ہیں ۔ اور مثقال جاہلیت اور اسلام میں یکساں رہا ہے ۔ صـــ۱ مترجم کہتا ہے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوتے ہیں اور تولوں کے حساب سے دو سو درہم ساڑھے باون تولے ہیں اور یہ نصاب چاندی کا ہے ۔ کتاب الزکوٰۃ صـــ ج ۱۰/۳ ۔

مزید :۔ اس زمانہ میں کہ ۱۳۰۴ھ ایک ہزار تین سو چار ہے ۔ پانچ اوقیہ کے باون روپے کلدار ہوتے ہیں اور تیئس ریال فرانسہ مکہ میں ہوتا ہے ۔ اور مغربی ریال ساڑھے بائیس ہوتے ہیں ۔ اور سونے کا نصاب بیس دینار ہے ۔ اور دینار ساڑھے تین روپے کا ہوتا ہے ۔ اور درہم پانچ آنے سے کچھ زیادہ ہوتا ہے وسق ساٹھ صاع اور صاع چار مد کا مد دو رطل آدھ سیر آدھ پاؤ کا اور سیر اسی روپیہ کلدار کا یہ تفصیل روپیہ کلدار کا یہ تفصیل روپیہ کی مولنا اسحاق صـــ سے ہے اور باقی عبداللہ سراج محدث مکہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً سے خبر دی اس کی مترجم کو مولوی محمد صاحب سہارنپوری مہاجر مکہ نے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے وقت قرأت مسلم کے (صـــ ج ۱۱/۳ کتاب الزکوٰۃ مترجم)

سنن ابن ماجہ ـــــ صاع حجازی سے جو پانچ رطل اور ایک تہائی رطل کا ہوتا ہے ۔ صـــ ج ۱۷۵/۱ ۔

سنن ابی داؤد مترجم صـــ ج ۴۷/۱ :۔ صاع چار مد کا اور مد دو طرح کا ہوتا ہے ایک حجاز کا وہ ایک رطل اور ثلث رطل کا ہوتا ہے ۔ قریب تین پاؤ ۔ دوسرے رطل عراق کا وہ دو رطل ہوتا ہے بید بھر اسی حساب سے صاع کو سمجھنا چاہیئے تو صاع اہل حجاز کا قریب تین سیر کے ہوا ۔ اڑھائی تین پاؤ پانی وضو کے لیئے اور تین چار سیر پانی غسل کے لیے کافی ہے ۔

سنن نسائی مترجم صـــ ج ۴۴/۱ ۔ یتوضا بمکوک ۔ ایک پیمانہ ہے جس میں ایک مد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پانی آتا ہے عند البعض ۱⅓ صاع پانی آتا ہے۔ ف:۔ مد اہل الحجاز کے نزدیک ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے، اور اہل عراق کے نزدیک دو رطل کا اور اسی حساب سے صاع چار مد کا ہوتا ہے۔ تو اہل حجاز کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک تہائی رطل ہوا اور اہل عراق کے نزدیک آٹھ رطل کا ہوا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع پانچ رطل کا تھا اور معتبر ہے۔ ایضاً

باب کم الصاع : ج ۲ ص ۱۰۶ حدیث۔ صاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمہارے ایک مُد اور تہائی مد کا تھا اب مد زیادہ ہو گیا ہے (حدیث)

ف صاع دو ہیں ایک حجازی اور ایک عراقی ہے۔ ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے لیکن ابو حنیفہ کے ہاں عراق کا اعتبار ہوا ہے جمہور علماء کے نزدیک وہ مد معتبر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا۔ آپ کے زمانے میں مد ایک رطل اور تہائی رطل کا تھا۔ جس کا تخمینا اٹھاون تولے چھ ماشہ ہوئے اسی حساب سے صاع دو سو چونتیس تولہ کا ہوا یعنی اسی تولہ کے سیر سے چھ تولے کم تین سیر رکھ لو۔ اس سے بھی تو ۱۱ ماشہ ہوتا ہے۔ اور کبھی سیر اسی روپیہ کا اور روپیہ تولہ سے کم ہوتا ہے ابو حنیفہ کے ہاں دو مد دو رطل کا ہوتا ہے۔ تو صاع ۸ رطل ہوئے یعنی چار سیر حدیث شریف کا مطلب میں ہے کہ مد اب بڑھ گیا ہے ہمارے زمانہ میں اتنا کہ صاع نبوی ایک مد اور تہائی مد کا ج ۲ ص ۱۰۸۔ مشکوٰۃ المصابیح ج ا مترجم و محشی محمد سلیمان گیلانی۔ صدقہ فطر ہر چیز سے ایک صاع ہے یعنی پونے تین سیر یعنی گندم ایک صاع۔ حاشیہ نمبر ا۔ نصف صاع بحوالہ دارقطنی ابن جریج کا سماع عمرو بن شعیب سے نہیں۔

ربع دوم ص ۲۰۸ = بلوغ المرام مترجم از مولنا عبد التواب ملتانی مد حجازی برابر ہوتا ہے۔ سیر انگریزی دو تہائی نصف صاع والی تمام روایات سب ضعیف ہیں ص ۵۶

دلائل المحققین ترجمہ علوم الموقعین ج آخری ص ۸۰ : فضل زکوٰۃ و خیرات کے مسائل، زکوٰۃ فطر صاع۔ جو۔ کھجور۔ گیہوں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فتاویٰ نواب صدیق حسن خان رحمہ ۔ صـ۲۳ بحوالہ مسک الختام دو سیر ۱۰ چھٹانک ۳ تولہ ۴ ماشہ

تعلیم الاحکام ترجمہ بلوغ المرام | از ابو اسلام محمد صدیق سرگودھا صـ۸۳ مُد پیمانہ جو صاع کا چوتھائی حصہ ہے

سوال :۔ مد کیا چیز ہے ۔ جواب :۔ مد ایک پیمانہ ہے جو صاع کا چوتھائی حصہ ہے ۔
سوال :۔ صاع کتنے وزن کا ہوتا ہے ۔ جواب :۔ حجازی صاع کا وزن پانچ رطل اور تہائی رطل $5\frac{1}{3}$ ہے ۔ عراقی صاع آٹھ رطل کا ہے ۔ سوال :۔ رطل کا وزن اور صاع کا وزن کتنا ہے ؟ جواب :۔ رطل کا وزن قریباً آدھ سیر ہے ۔ اس حساب سے حجازی صاع کا وزن دو سیر دس چھٹانک تین تولہ چار ماشہ ہے ۔ سوال :۔ دو تہائی $\frac{2}{3}$ مد پانی کا وزن کتنا ہے ؟ جواب ۔ مد کا صاع کا چوتھا حصہ ہے ۔ اس کا وزن دس چھٹانک تین تولہ چار ماشہ ہے تہائی مد کا وزن سات چھٹانک سے کچھ زیادہ بنتا ہے صـ۸۳ ج ۱ ۔

رسالہ زکوٰۃ فطر ۔ از سراج الدین بن حافظ اعظم رحہ کراچی ۔
صاع اور رطل کی تحقیق :۔ سب سے چھوٹا صاع حجاز کا پانچ رطل اور رطل کی ایک تہائی صـ۵ فقہ محمدیہ و طریقہ نبویہ ۴ از محی الدین نو مسلم :۔ اسی انگریزی حکومت میں دو سو درہم کے باون روپے رائج الوقت ہوتے ہیں اور پانچ درہم کے قریباً ایک روپیہ پانچ آنے ہوتے ہیں صـ۸
دینار $4\frac{1}{2}$ ماشہ کا ہوتا ہے ۔ ایضاً صـ ۔

پیام الرسول صلی اللہ علیہ وسلم از مولانا سید اقتدار احمد سہسوانی صدر انجمن اہل حدیث علی گڑھ ۔ | صـ۲۲/۲۳ صدقہ فطر مد یا صاع سے ماپ کر دے تو وزن اور قیمت معتبر نہیں
۱۸۵ سلسلہ چار مد برابر ایک صاع کے ایک مد چوتھائی صاع ہے
۱۸۶ ۔ ایک صاع برابر پانچ رطل اور تہائی رطل کے عون المعبود درایہ

۱۸۷ ۔ صاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رطل اور تہائی رطل تھا ۔ ایک مد برابر ہے ایک رطل کے اور دو ثلث بغدادی کے ۔ فائدہ ۔ ایک رطل برابر بارہ اوقیہ کے ایک اوقیہ

www.KitaboSunnat.com

برابر ہے ایک استار کے اور دو تہائی استار کے استار برابر ہے۔ ساڑھے چار مثقال کے ایک مثقال برابر ہے ایک درہم اور تین سبع درہم کے ایک درہم برابر ہے چھ دانق کے ایک دانق برابر ہے آٹھ حبہ کے اور دو خمس حبہ پس ایک رطل برابر ہے نوے مثقال برابر ہے۔ ایک سو اٹھائیس درہم اور چار سبع درہم کے ص ۲۳

ماہنامہ الاسلام دہلی ماہ دسمبر ۱۹۶۷ء از عبدالسلام لبستوی	صدقۃ الفطر ایک صاع ہے جو انگریزی حساب سے تین سیر کے قریب ہوا ص ۱۰۔
عیدالفطر اور اس کے احکام از مولنا محمد اسماعیل سلفی امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان	صدقہ فطر ایک مدنی صاع ہے جو ہمارے وزن کے مطابق ۲ سیر ۱۱ چھٹانک فی کس۔

مسائل رمضان از مولنا محمد رفیق اثری :۔ صدقہ فطر ۲ سیر گیارہ چھٹانک ص ۲۳

احکام رمضان از مولنا عبدالرشید ارشد ساہیوال۔	صدقہ فطر : صاع کا وزن احتیاطاً پونے تین سیر فی کس ادا کرنا چاہیئے۔

فضائل و مسائل رمضان از حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری :۔ صاع حجازی جسکا وزن مختلف اجناس سے کم و بیش احتیاطاً اس میں گندم پونے تین سیر پختہ دے دی جائے ص ۴۲

دستور المتقی فی احکام النبی از مولنا محمد یونس دہلوی :۔ جس کے پاس باون روپے کلدار ہوں اس میں زکوٰۃ ایک روپیہ ۵ آنے زکوٰۃ فرض ہے۔ ص ۲۴۶۔

الاعتصام لاہور ۱۹۸۵ء :۔ صدقہ فطر ۲ سیر ۱۱ چھٹانک۔

مولنا شرف الدین دہلوی بحوالہ فتاویٰ علماء اہلحدیث ج ۲ ص ۲۰۳	صاع نبوی کا ایک پیمانہ میں نے خود وزن کیا جو ایک مد نبوی گندم پونے تین پاؤ کا ہے۔ اور جو گندم ذرا

کمزور اور ہلکا ہو وہ تین سے ذرا کم ہے مگر اڑھائی سیر مطلق میں تین ہی صحیح ہے۔ جو ۹ چھٹانک کا ایک مد ہے جو ایک صاع سوا دو سیر کا ہے اور گیہوں پورے ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیر کا ایک صاع ہے۔ ص ۲۰۹

احکام رمضان ص ۳۰ از حافظ عبدالغفور جہلمی	صاع کا وزن :۔ صاع مدینہ معتبر ہے اور اس کا صحیح اندازہ پانچ رطل اور تہائی رطل ہے۔ اس حساب سے صاع دو سیر گیارہ چھٹانک (پاکستانی) ہوتا ہے۔
مسائل رمضان از سیف اللہ خالد امرتسری	صدقہ فطر کا وزن دو سیر دس چھٹانک تین تولہ چار ماشہ یعنی تقریباً دو سیر گیارہ چھٹانک فی کس ہے۔ ص ۱۶
رمضان المبارک از محمد منیر قمر سیالکوٹی	عربی پیمانہ ایک صاع ہے جو کہ انگریزی پیمانہ کے حساب سے ۲ سیر ۱۰ چھٹانک ۳ تولہ ۴ ماشہ یعنی تقریباً پونے تین سیر ص ۲۰
چند ضروری رسائل شائع کردہ عیدگاہ سب کمیٹی جمعیت اہل حدیث کراچی رجسٹرڈ آسن مل اوجھا روڈ ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۵ء	صاع جس کا پاکستانی وزن تقریباً اڑھائی کلو۔

شرعی اوزان، پیمانے اور پیمائش

از مولانا محمد سلیمان الحسینی ندوی لکھنؤ ہند۔

اوزان شرعی		شرعی اوزان گراموں میں	گرام	ملی گرام
(۱)	اوقیہ	(چاندی کا)	۱۱۹	
(۲)	اوقیہ	(سونے کا)	۲۹	۷۵
(۳)	اوقیہ	(جو بطور باٹ استعمال ہوتا تھا)	۳۴	
(۴)	حبہ	(شرعی دینار کے حساب سے) جبکہ ایک دینار کا وزن ۷۲ جو کے دانوں کے برابر ہو۔		۵۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

	اوزان شرعی	شرعی اوزان گراموں میں	گرام	ملی گرام
(۵)	حبہ	(شرعی سکہ درہم کے اعتبار سے) جبکہ درہم کا وزن ۵۰ جو کے دانوں کے برابر ہو۔		۵۸
(۶)	حبہ	(مثقال شرعی کے اعتبار سے)		۶۳
(۷)	دانق	(دینار شرعی کے اعتبار سے)		۷۰۸
(۸)	دانق	(وزن درہم کے اعتبار سے)		۵۲۸
(۹)	دانق	(سکہ درہم کے اعتبار سے)		۴۹۵
(۱۰)	دانق	(وزن مثقال کے اعتبار سے)		۷۵۵
(۱۱)	درہم شرعی	(جو وزن کے لیئے استعمال ہوتا تھا)	۳	۱۷۱
(۱۲)	درہم بغلی	———	۳	۷۷۶
(۱۳)	درہم خوارزمی	———	۲	۳۶
(۱۴)	درہم طبری	———	۲	۱۲۵
(۱۵)	دینار شرعی	(جو بطور سکہ استعمال ہوتا تھا)	۴	۲۵
(۱۶)	رطل شرعی	(بغدادی) (جو ناپنے یا تولنے کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔	۴۰۸	
(۱۷)	رطل شرعی	(چاندی کے سکوں کے وزن کے لیئے۔	ایک کیلو ۴۲۸	
(۱۸)	مثقال شرعی	(ناپ یا تول کے لیئے)	۴	۵۳

قدیم اسلامی پیمانے اور پانی کے وزن کے اعتبار سے لیٹر میں اور گندم کے اعتبار سے گرام میں ان کی تحدید۔

		لیٹر	ملی لیٹر	گرام	ملیگرام
(۱)	اردب مصری (حضرت عمرؓ کے زمانہ میں)	۶۶			

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

		لیٹر	ملی لیٹر	گرام	ملی گرام
(۲)	جریب فارسی عراقی (حضرت عمرؓ کے زمانہ میں)	۱۳۲	۲۱۳	۱۰۴۴۸	
(۳)	صاعِ نبویؐ (حنفیہ کے نزدیک)	۴	۱۲۷	۳۲۹۶	
(۴)	صاع نبویؐ (شوافع، حنابلہ اور مالکیہ کے نزدیک۔	۲	۷۵	۲۱۷۵	
(۵)	فَرَق شرعی (شوافع - حنابلہ اور مالکیہ کے نزدیک)	۴۱	۲۱۶	۳۲۶۲۵	
(۶)	فَرَق شرعی (حنفیہ کے نزدیک)	۸	۲۶۳	۶۵۲۸-	
(۷)	قدح مصری (حضرت عمرؓ کے زمانہ میں)	۱	۲۷۵	۱۰۸۷-	
(۸)	قفیز عراق (عراق و ایران کے اسلامی فتح کے وقت)	۳۳	۵۲	۲۶۱۱۲-	
(۹)	قلتین (تقریبی طور پر)	۳۰۷			
(۱۰)	مُدِ نبویؐ (حنفیہ کے نزدیک)	۱-	۴۳-	۸۲۴-	۲
(۱۱)	مُدِ نبویؐ (شوافع - حنابلہ اور مالکیہ کے نزدیک)	۱-	۴۳-	۵۴۳-	۴

نوٹ۔ گندم کا پانی کے ساتھ تناسب تقریباً ۷۹ فی صد ہے۔

قدیم اسلامی پیمائشیں اور میٹر کے نظام سے ان کی تحدید

		میٹر	سنٹی میٹر	ملی میٹر
۱۔	اصبع شرعی	×	۱۔	۹۲۵ (لمبائی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

		میٹر	سنٹی میٹر	ملی میٹر
۲-	ذراع شرعی		-۴۶	۲- (//)
۳-	ذراع (فاروقی)		-۷۶	۳۷- (//)
۴-	برید شرعی	۲۲۱۷۶		
۵-	جریب شرعی (فاروقی)	۱۳۶۶		۴۱۶ (مربع)
۶-	قدم شرعی (چلنے میں دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ۔		۴۶	-۲
۷-	جو شرعی			۳۲۰ ملی میٹر
۸-	شرعی مسافت قصر (عند الحنفیۃ)	۸۸ کیلومیٹر		۷۰۴ میٹر
۹-	میل شرعی	ایک کیلومیٹر		۸۴۸ میٹر
۱۰-	فرسخ شرعی	۵ کیلومیٹر		۵۵۴ میٹر
۱۱-	قدم شرعی		-۱۵	-۴

("تعمیرِ حیات" لکھنؤ)

www.KitaboSunnat.com

مطبع

سلطان باھو پرنٹنگ پریس جھنگ صدر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ادارہ علوم اسلامی

ادارہ علوم اسلامی ۱۹۶۷ء سے سرزمینِ جھنگ میں خالص کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو تصنیف و تالیف کی شکل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے

ادارہ کے تین شعبہ جات سرگرم عمل ہیں۔

۱۔ شعبہ القرآن ۲۔ شعبہ تصنیف و تالیف ۳۔ شعبہ لائبریری

عظیم علمی کتابیں

www.KitaboSunnat.com

۱۔ حقیقت صاع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ امین کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ بہار ایمان ۴۔ چہرے کا تاج

۵۔ مقبول نماز ۶۔ کلمہ طیبہ

رابطہ کے لئے

عبدالرشید حنیف ناظم ادارہ علوم اسلامی سمن آباد جھنگ صدر

سلطان باھو پرنٹنگ پریس فوارہ چوک جھنگ صدر